روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 2 جون 2011ء 29 جمادی الثانی 1432 ہجری 2 احسان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 125

سب تعریف اسی کی ہے

پس اللہ (ہر حال میں) پاک ہے اس وقت بھی جب تم شام میں داخل ہوتے ہو اور اس وقت بھی جب تم صبح کرتے ہو۔ اور سب تعریف اسی کی ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور رات کو بھی اور اس وقت بھی جب تم دوپہر گزارتے ہو۔ (سورۃ الروم آیت 19،18)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عرش سے مراد قرآن شریف میں وہ مقام ہے جو تشبیہی مرتبہ سے بالاتر اور ہر ایک عالم سے برتر اور نہاں در نہاں اور تقدس اور تنزہ کا مقام ہے وہ کوئی ایسی جگہ نہیں کہ پتھر یا اینٹ یا کسی اور چیز سے بنائی گئی ہو اور خدا اس پر بیٹھا ہوا ہے اسی لئے عرش کو غیر مخلوق کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ جیسا کہ یہ فرماتا ہے کہ کبھی وہ مومن کے دل پر اپنی تجلی کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ فرماتا ہے کہ عرش پر اس کی تجلی ہوتی ہے اور صاف طور پر فرماتا ہے کہ ہر ایک چیز کو میں نے اٹھایا ہوا ہے یہ کہیں نہیں کہا کہ کسی چیز نے مجھے بھی اٹھایا ہوا ہے اور عرش جو ہر ایک عالم سے برتر مقام ہے وہ اس کی تنزیہی صفت کا مظہر ہے اور ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ ازل سے اور قدیم سے خدا میں دو صفتیں ہیں۔ ایک صفت تشبیہی دوسری صفت تنزیہی اور چونکہ خدا کے کلام میں دونوں صفات کا بیان کرنا ضروری تھا یعنی ایک تشبیہی صفت اور دوسری تنزیہی صفت اس لئے خدا نے تشبیہی صفات کے اظہار کے لئے اپنے ہاتھ آنکھ محبت غضب وغیرہ صفات قرآن شریف میں بیان فرمائے اور پھر جب کہ احتمال تشبیہہ کا پیدا ہوا تو بعض جگہ لیس کمثلہ کہہ دیا اور بعض جگہ ثم استوی علی العرش کہہ دیا جیسا کہ سورہ رعد جز و نمبر ۱۳ میں بھی یہ آیت ہے اللّٰہ الذی رفع ...... (ترجمہ) تمہارا خدا وہ خدا ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بلند کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ اس آیت کے ظاہری معنی کے رو سے اس جگہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا پہلے خدا کا عرش پر قرار نہ تھا۔ اس کا یہی جواب ہے کہ عرش کوئی جسمانی چیز نہیں ہے بلکہ وراء الوراء ہونے کی ایک حالت ہے جو اس کی صفت ہے پس جبکہ خدا نے زمین و آسمان اور ہر ایک چیز کو پیدا کیا اور ظلی طور پر اپنے نور سے سورج چاند اور ستاروں کو نور بخشا اور انسان کو بھی استعارہ کے طور پر اپنی شکل پر پیدا کیا اور اپنے اخلاق کریمہ اس میں پھونک دیئے تو اس طور سے خدا نے اپنے لئے ایک تشبیہہ قائم کی مگر چونکہ وہ ہر ایک تشبیہہ سے پاک ہے اس لئے عرش پر قرار پکڑنے سے اپنے تنزہ کا ذکر کر دیا۔ خلاصہ یہ کہ وہ سب کچھ پیدا کر کے پھر مخلوق کا عین نہیں ہے بلکہ سب سے الگ اور وراء الوراء مقام پر ہے اور پھر سورۃ طٰہٰ جز و نمبر ۱۶ میں یہ آیت ہے الرحمن .... (ترجمہ) خدا رحمٰن ہے جس نے عرش پر قرار پکڑا اور اس قرار پکڑنے سے یہ مطلب ہے کہ اگرچہ اس نے انسان کو پیدا کر کے بہت سا قرب اپنا اس کو دیا مگر یہ تمام تجلیات مختص الزمان ہیں یعنی تمام تشبیہی تجلیات اس کی کسی خاص وقت میں ہیں جو پہلے نہیں تھیں مگر ازلی طور پر قرارگاہ خدا تعالیٰ کی عرش ہے جو تنزیہ کا مقام ہے کیونکہ جو فانی چیزوں سے تعلق کر کے تشبیہہ کا مقام پیدا ہوتا ہے وہ خدا کی قرارگاہ نہیں کہلا سکتا وجہ یہ کہ وہ معرض زوال میں ہے اور ہر ایک وقت میں زوال اس کے سر پر ہے بلکہ خدا کی قرارگاہ وہ مقام ہے جو فنا اور زوال سے پاک ہے پس وہ مقام عرش ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 276)

مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کرلیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ (30/اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔ اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ”امداد طلبہ“ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

مکرم ناصر احمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ بینن کا جلسہ سالانہ

مختلف موضوعات پر پُر مغز تقاریر۔ چار لوکل زبانوں میں جلسہ کا انعقاد

جلسہ گاہ کے علاقہ کے امام کا 18 افراد سمیت قبول احمدیت

جماعت احمدیہ بینن کو امسال اپنا جلسہ سالانہ 17, 18, 19 دسمبر 2010ء کو پورتو نووو (portonovo) شہر سے 5 کلومیٹر کے فاصلے پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جگہ کو جلسہ سالانہ کیلئے صاف کر کے یہاں مین سڑک کے ساتھ اور پھر پنڈال کے شروع میں دو بڑے گیٹوں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے مزین کیا گیا تھا اور پنجابی، انگریزی سمیت بینن میں بولی جانے والی 5 زبانوں میں جی آیاں نوں اور welcome کے بینرز لگائے گئے تھے۔

جلسہ سالانہ کا افتتاح

مورخہ 17 دسمبر کو 4 بجے سہ پہر محترم امیر صاحب بینن نے لوائے احمدیت جبکہ افسر جلسہ سالانہ مکرم لقمان بصیرو نے لوائے بینن لہرایا جس کے بعد دعا ہوئی اور تمام عوام وخواص جلسہ گاہ پہنچے اور 4.30 بجے جلسہ کا آغاز ہوا۔

پہلے سیشن کی صدارت مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد جلسہ پر آئی ہوئیں حکومتی اتھارٹیز نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نمائندہ میئر سیمے پوجی (Seme kpodji)۔ نمائندہ گورنر صوبہ اونچے پلاتو۔ بینن کنگز کونسل کے نیشنل سیکرٹری جناب GANGOUR SUAMBOU نے تقاریر کیں اور جماعت کی انسانیت کے لئے خدمات کی تعریف کی۔

اس کے بعد مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے ''دین حق امن و آشتی کا مذہب ہے'' کے موضوع پر افتتاحی تقریر کی۔

آپ کی افتتاحی تقریر کے بعد ایک دوست اپنی پوری فیملی کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوئے۔

نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے بعد mta کی live نشریات پروجیکٹر پر دکھائی گئیں جو ناظرین کے لیے خاص دلچسپی کا موجب رہیں۔ اس طرح جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا اختتام ہوا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد، نماز فجر اور درس سے ہوا۔

پہلے سیشن کا آغاز صبح 9.30 بجے مکرم خالد محمود صاحب امیر جماعت بورکینا فاسو کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب Chief Cabinet of the Supreme Courte Benin HONVO RAOFOU نے تقریر کی جس میں آپ نے جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کے بارہ میں تفصیلی ذکر کرتے ہوئے تمام حاضرین جلسہ کو کہا کہ آپ خوش قسمت قوم ہیں جنہیں خلافت کی قیادت میسّر ہے اور لندن میں جو کچھ دیکھ کر آیا ہوں وہ میرے لئے ایک ناقابل فراموش visit ہے آپ لوگ خطہ ارض پر ایک ایسی منظّم جماعت ہیں جس کی مثال نہیں۔

مکرم ناؤفو کے اظہار خیال کے بعد مکرم حسینی آلیو صاحب لوکل مشنری بینن نے ''قرآن کریم ایک عالمگیر مصلح'' کے عنوان پر تقریر کی۔

مکرم خالد محمود صاحب امیر جماعت بورکینا فاسو نے ''امن عالم کے استحکام کے لئے جماعت احمدیہ کی قربانیاں'' کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسرے دن کا دوسرا سیشن مکرم عبدالخالق نیّر صاحب مشنری انچارج نائیجیریا کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد نائیجیریا کے نائب امیر مکرم ومحترم ایوبا صاحب نے ''آنحضورﷺ کی عائلی زندگی'' کے عنوان پر لوکل زبان یوروبا میں تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد مکرم عبدالخالق نیّر صاحب نے ''حضرت اقدس مسیح موعود کا عظیم الشان مشن'' کے موضوع پر تقریر کی۔

لوکل زبانوں میں جلسہ جات

جلسہ میں آج کا ایک اور بہت ہی دلچسپ پروگرام یوربا، گوں، باریبا اور ڈنڈی بینن کے طول وعرض کی چار بنیادی لوکل زبانوں میں جلسہ جات کا انعقاد تھا۔ مذکورہ ہر زبان کے جلسہ کی صدارت کے لئے نیشنل مجلس عاملہ اور محترم امیر صاحب کی طرف سے افراد مقرر تھے اور عنوان ''قیام صلوٰۃ'' اور ''انفاق فی سبیل اللہ'' تھا۔ یہ جلسے رات 9.00 بجے سے 11.30 بجے تک جاری رہے اور احباب نے خوب جوش وخروش اور دلچسپی سے ان میں حصہ لیا اور انہیں خوب سراہا۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن

اس دن کا آغاز بھی بفضل اللہ تعالیٰ جماعتی روایات کے مطابق نماز تہجد، نماز فجر اور درس سے ہوا۔ جلسے کا آخری سیشن صبح 9.00 بجے زیر صدارت مکرم ومحترم امیر صاحب نائیجیریا شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد آج کے سیشن میں ہی صدارتی خطاب سے قبل جلسہ میں شامل حکومتی نمائندوں اور معزز مہمانوں نے اظہار خیال کیا۔ نیز مکرم دامیابا محمد صاحب جو مشیر خاص صدر مملکت برائے انٹرنیشنل افیئرز ہیں نے بھی تقریر کی۔ محترم دامیابا صاحب بھی 2010ء کے جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کر کے حضور اقدس کے ساتھ ملاقات کا شرف پا چکے ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ امسال کے جلسہ کا جو آپ لوگوں نے عنوان ''دین حق امن کا مذہب ہے'' رکھا ہے نہایت ہی دلچسپ اور آج کے دور کی ضرورت ہے خصوصاً ایسے دور میں جبکہ دین حق مخالف طاقتوں کا ہمارے دین کو بدنام کرنے کا خوب زور ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اس مضمون کو حقیقی طور پر پیش بھی آپ لوگ ہی کر سکتے ہیں جن کا نعرہ ہے love for all hatered for none اور نہ صرف نعرہ بلکہ عمل بھی ہے کیونکہ مَیں تو لندن جلسہ پر اس کا واضح اطلاق دیکھ کر آیا ہوں اور میرا یقین ہے کہ اگر آج امن عالم قائم ہوگا تو احمدیت کے ذریعہ ہی قائم ہوگا اور اب اگر دنیا امن کا منہ دیکھنا چاہتی ہے تو وہ آپ کی جماعت کے ذریعہ ہی دیکھے گی کیونکہ آپ کی قیادت (حضرت خلیفۃ المسیح کی ہستی) خداداد ہے، اور جماعت کا عملی کردار امن کا گہوارہ ہے۔

کنگ آف پورتو نووو جناب اونی کوئی آبے ساں نے سٹیج پر تشریف لا کر اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا کہ جب سے مَیں آیا ہوں ایک چیز کو آپ کے اندر محسوس کر رہا ہوں اور اس کا اظہار کئے بغیر مَیں رہ نہیں سکتا۔ وہ یہ کہ احمدیت کی ترقی اور خلافت سے محبت، آج کے جلسہ اور گزشتہ 6,5 سال پرانے جلسوں میں نمایاں فرق ہے تربیت کے لحاظ سے، منظّم ہونے کے لحاظ سے، ایمانی جذبہ اور قوت اتحاد ہونے کے لحاظ سے۔ جب میں اس سیشن میں دیکھ رہا تھا کہ جوں جوں نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت محمد مصطفیٰ اور دوسرے نعرے بلند ہوتے تو ان کا جواب آپ لوگ نہ صرف پر جوش آواز میں بلکہ منظّم یکجہتی کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے اپنی ایمانی مضبوطی کی شہادت بھی دے رہے تھے۔ پس میں صدق دل سے کہہ سکتا ہوں کہ آج اگر دین حق سیکھا ہے تو ہم نے احمدیت کے ذریعہ، خدا پایا ہے تو خلافت اور خلیفہ کی برکت سے۔

محترم کنگ آف porto novo کے اظہار خیال کے بعد محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ مکرم لقمان بصیرو صاحب نے ''ایک اچھے لیڈر کی خصوصیات اور اس کی پہچان'' کے عنوان پر تقریر کی۔

مکرم ومحترم لقمان بصیرو صاحب کی تقریر کے بعد جلسہ سالانہ کی آخری تقریر مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے ''انسانیت کی قدر و منزلت میں دین حق کا کردار'' کے موضوع پر لوکل زبان یوروبا میں کی جسے لوگوں نے خوب پسند کیا۔

امسال جلسہ سالانہ کی حاضری 2833 رہی جبکہ بینن کے کل 9 ریجنز کی 188 جماعتوں سے لوگوں نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی کا 3 لوکل زبانوں میں ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ جلسہ گاہ کے علاقہ کے ایک امام نے 18 افراد سمیت بیعت کی توفیق پائی۔ اور بینن کے طول وعرض میں بولی جانے والی چار لوکل زبانوں میں الگ الگ جلسہ جات کا انعقاد بھی ہوا۔

اللہ تعالیٰ ان جلسوں کا انعقاد بہت ہی بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 22/اپریل 2011ء)

محنت کی عادت

حضرت مصلح موعود خطبہ جمعہ یکم فروری 1935ء میں فرماتے ہیں:۔

خدا کے لئے جو جان جائے وہی حقیقی زندگی ہے۔ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ 18,17/ اکتوبر 1934ء سے لے کر آج تک سوائے چار پانچ راتوں کے میں کبھی ایک بجے سے پہلے نہیں سو سکا اور بعض اوقات تو دو تین چار بجے سوتا ہوں۔ بسا اوقات کام کرتے کرتے دماغ معطل ہو جاتا ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ جب دین کا باطل سے مقابلہ ہے تو میرا فرض ہے کہ اسی راہ میں جان دے دوں اور جس دن ہمارے دوستوں میں یہ بات پیدا ہو جائے وہی دن ہماری کامیابی کا ہوگا۔ کام جلدی جلدی کرنے کی عادت پیدا کرو اٹھو تو جلدی سے اٹھو، چلو تو چستی سے چلو، کوئی کام کرنا ہو تو جلدی جلدی کرو، دو گھنٹے کا کام آدھ گھنٹہ میں کرو اور اس طرح جو وقت بچے اسے خدا کی راہ میں صرف کرو۔

میرا تجربہ ہے کہ زیادہ تیزی سے کام کیا جا سکتا ہے۔ میں نے ایک ایک دن میں سو سو صفحات لکھے ہیں اور اس میں گو بازو شل ہو گئے اور دماغ معطل ہو گیا مگر میں نے کام کو ختم کر لیا اور یہ تصنیف کا کام تھا جو سوچ کر کرنا پڑتا ہے۔ دوسرے کام اس سے آسان ہوتے ہیں اسی ہفتہ میں میں نے اندازہ کیا ہے کہ میں نے دو ہزار کے قریب رقعے اور خطوط پڑھے ہیں اور بہتوں پر جواب لکھے ہیں اور روزانہ تین چار گھنٹے ملاقاتوں اور مشوروں میں بھی صرف کرتا رہا ہوں۔ پھر کئی خطبات صحیح کئے ہیں اور ایک کتاب کے بھی دو سو صفحات درست کئے ہیں بلکہ اس میں ایک کافی تعداد صفحات کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہے۔

(خطبات محمود جلد 16 ص 92)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

قناعت وسادگی قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے

سادگی اور قناعت بھی ایک مومن کی صفت ہونی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ جو رحمۃ للعالمین تھے اور کائنات میں آپ سے بڑھ کر کوئی بھی نہیں جن کے لئے زمین و آسمان کی تخلیق ہوئی وہ بھی اپنے متعلق فرماتے ہیں:۔

میں تو ایک سادہ انسان ہوں، عام لوگوں کی طرح کھاتا پیتا اور اٹھتا بیٹھتا ہوں۔

آنحضرت ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بھی آپ کے بارے میں یہی گواہی دی جب پوچھا گیا کہ آپ گھر میں کیسے رہتے تھے، فرمانے لگیں عام انسانوں کی طرح رہتے تھے اور گھر کے کام کاج میں اہل خانہ کا ہاتھ بٹاتے اور ان کی مدد فرماتے تھے اور پھر یہ کہ اپنے کام خود کرلیا کرتے تھے۔ (بخاری)

آنحضرت ﷺ صحابہ کو بھی یہی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ ہمیشہ اپنے سے اوپر نظر مت رکھو بلکہ اپنے سے کم تر کو دیکھو یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ اللہ کی نعمت کو حقیر نہ جانو اور شکر ادا کر سکو۔ ترمذی کی ایک روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔

آنحضرت ﷺ ہر معاملہ میں سادگی اور قناعت کے پیکر تھے اور امت کے لئے اس میں ایک راہنمائی اور مثال قائم فرمائی۔ آپ کا کھانا پینا، آپ کا لباس، آپ کی رہائش غرض ہر چیز میں سادگی ٹپکتی تھی۔ زمین پر بچھونا ڈال کر سو جاتے، بستر کے اندر کھجور کے پتے بھرے ہوتے تھے اور بعض اوقات تو خالی اور سادہ چٹائی پر ہی سو جاتے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ آنحضور ﷺ سے ملنے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ آپ ایک خالی چٹائی (یعنی جس پر کوئی چادر وغیرہ بچھی ہوئی نہ تھی) پر لیٹے ہیں اور چٹائی کے اثر سے آپ کے بدن مبارک پر نشان پڑ گئے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسول آپ دعا کریں۔ اللہ آپ کی امت کو فراخی عطا کرے! ایرانیوں اور رومیوں کو دنیا کی کتنی نعمتیں اور فراخی ملی ہوئی ہے حالانکہ وہ خدا کی عبادت بھی نہیں کرتے، نبی کریمؐ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا:

اے عمر! تم بھی ان خیالوں میں ہو۔ ان لوگوں کو عمدہ چیزیں اسی دنیا میں پہلے عطا کر دی گئی ہیں، مومنوں کو آئندہ ملیں گی۔ (بخاری)

کھانے میں آپ کی سادگی کا یہ عالم تھا فرمایا کرتے تھے کہ دل کرتا ہے ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن سیر ہو کر کھالوں جس دن بھوکا ہوں اپنے رب سے تضرع اور دعا کروں اور جب سیر ہوں تو خدا کا شکر بجالاؤں۔

ابن ماجہ کی ایک روایت ہے آپؐ نے فرمایا پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں۔ آدمی کے لئے اتنے لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ سیدھی کر دیں۔ اگر آدمی کی خواہش اس سے زیادہ کی ہو تو پھر پیٹ میں ایک حصہ کھانے کے لئے رکھے۔ ایک پینے کے لئے اور ایک سانس کے لئے۔

(ابن ماجہ کتاب الاطعمة باب الاقتصاد فی الاکل)

حضرت ام سعدؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔ رسول اللہ نے پوچھا کہ ناشتہ کے لئے کچھ ہے حضرت عائشہؓ نے کہا ہمارے پاس روٹی، کھجور اور سرکہ ہے، آپؐ نے فرمایا۔

سرکہ کتنا عمدہ سالن ہے۔ پھر دعا کی اے اللہ سرکہ میں برکت ڈال دے۔ جس گھر میں سرکہ ہے وہ محتاج نہیں۔ (ابن ماجہ)

آنحضرت ﷺ نے شادی، غمی کے ہر موقعہ پر بھی ہمیشہ سادگی اختیار فرمائی۔ چنانچہ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کی شادی کے موقع پر نبی کریمؐ نے ان کو (بنیادی ضرورت کا) حسب ذیل سامان دیا تھا۔

1۔خملیہ ریشمی چادر۔ 2۔ چمڑے کا گدیلا جس میں کھجور کے ریشے تھے۔ 3۔ آٹا پیسنے کی چکی۔ 4۔ مشکیزہ۔ 5۔ دو گھڑے۔

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطبہ جمعہ میں احباب کو سادہ زندگی اپنانے اور غیر ضروری اخراجات کرنے سے منع فرماتے ہوئے تلقین کی کہ

''اب آجکل شادی بیاہوں پر فضول خرچی اتنی ہوتی ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے، پاکستان ہندوستان وغیرہ میں بھی اور یورپ اور مغرب کے دوسرے ممالک میں بھی۔...... ایک تو جہیز کی دوڑ لگی ہوئی ہے، زیور بنانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ پھر دعوتوں میں غیر ضروری اخراجات اور نام ونمود کی دوڑ ہے۔ کم وسائل والوں کو حتی المقدور کوشش یہی کرنی چاہئے جتنا کم سے کم خرچ ہو کریں کیونکہ ان کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ وہ اللہ کے نبی کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ احساس کمتری کا شکار ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہمارے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم ایک سادہ زندگی بسر کرتے ہیں وہ تمام تکلفات جو آجکل یورپ میں لوازم زندگی بنا رکھے ہیں یعنی زندگی کے لئے لازمی ضروری سمجھے ہوئے ہیں ان سے ہماری مجلس پاک ہے۔ رسم و عادت کے ہم پابند نہیں ہیں اس حد تک کہ ہر ایک عادت کی رعایت رکھتے ہیں کہ جس کے ترک سے کسی تکلیف یا معصیت کا اندیشہ نہ ہو، باقی کھانے پینے اور نشست و برخاست میں ہم سادہ زندگی کو پسند کرتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد سوم)

قرآن کریم کی سورة بنی اسرائیل آیت 27 اور 28 کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے فضول خرچی اور اسراف سے منع فرمایا ہے۔

''اور قرابت دار کو اس کا حق دے اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی، مگر فضول خرچی نہ کر۔

یقیناً فضول خرچ لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ناشکرا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جو فضول خرچ ہیں۔ فضول خرچی سے انسان شیطان کا دوست بن جاتا ہے کیونکہ فضول خرچ انسان پھر حقیقی ضرورتوں کے وقت بخیل بن جاتا ہے اور شیطان بہکاتا ہے کہ دین کے کاموں میں خرچ نہ کرو۔ شیطان اسے پھر غلط کاموں اور ان کے لئے فضول خرچی کی طرف ہی راہ دکھاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

تمہارا مطمح نظر تو اللہ تعالیٰ کی رضا، اس کی عبادت اور اس کی مخلوق کی خدمت ہونا چاہئے لیکن بدقسمتی سے اس خوبصورت اور پاکیزہ تعلیم کے باوجود (۔) نے دنیا کو ہی مطمح نظر بنا لیا ہے اور حرص اور ہوس انتہا تک پہنچ چکی ہے۔ دجال کے دجل کی ایک یہ بھی تدبیر تھی جس سے مقصد (۔) کو دین سے پیچھے ہٹانا تھا اور اس میں وہ کامیاب بھی ہو گئے ہیں اور قناعت اور سادگی کو بھلا دیا گیا ہے اور ہوا و ہوس کی طرف زیادہ رغبت ہے اور امیر سے امیر تر بننے کی دوڑ لگی ہے۔ پس ان حالات میں خاص طور پر احمدیوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور ہر طبقہ کے احمدی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ قناعت اور سادگی کو اپنائیں تو دین کی خدمت کے مواقع بھی میسر آئیں گے، دین کی خاطر مالی قربانی کی بھی توفیق ملے گی، اپنے ضرورت مند بھائیوں کی خدمت کی بھی توفیق ملے گی ان کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بھی توفیق ملے گی اور دنیا کے کاموں میں فنا ہونے سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی عبادات بجالانے کی بھی توفیق ملے گی''۔

(خطبات مسرور جلد 2)

پس یہ بات ہر ایک کے لئے مشعل راہ ہے کہ ہم قرآن احکامات کی روشنی میں فضول خرچی ہرگز نہ کریں رسول خدا ﷺ کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔

آپ نے کیسے سادہ زندگی بسر کی۔ کس طرح صحابہ کرام کی تربیت فرمائی اور انہیں بھی سادہ زندگی اختیار کرنے کی تلقین و ترغیب دی۔ یہ بات سچ ہے کہ انسان قناعت اور سادگی سے خدا تعالیٰ کا قرب بھی پاتا ہے اور جوں جوں انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے توں توں وہ لغو کاموں، لغو باتوں اور فضول خرچی سے بچ جاتا ہے۔ ان حالات میں خصوصاً جبکہ ہر شخص اقتصادی اور مالی بحرانوں سے دوچار ہے اور بھی یہ ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ سادگی کو اپنائیں اور اس کے پھر جو رقم بچ جائے اسے دین کے کاموں کے لئے اور غریب بھائیوں کی امداد کے لئے خرچ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے کچھ دیر قبل میرا بھائی عبدالرحمان میرے حجرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ میں نے اپنے سینے کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو سہارا دیا ہوا تھا۔ میری نظر رسول اللہ ﷺ پر پڑی میں نے دیکھا کہ آپؐ عبدالرحمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ رسول اللہ ﷺ کو مسواک کرنا، بہت پسند تھا اور صحت کے زمانے میں اس کا بہت اہتمام کرتے تھے جبکہ بیماری میں ایسا نہ کر سکتے تھے۔ شاید اس وقت مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''عبدالرحمان سے مسواک لے کر آپ کو دوں؟ میرے سوال پر رسول اللہ ﷺ نے سر سے اشارہ کیا ہاں۔ اس پر میں نے عبدالرحمان سے مسواک لے کر رسول اللہ ﷺ کو دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے مسواک منہ میں رکھی لیکن ضعف بہت تھا۔ دانتوں سے چبانے کی طاقت نہ تھی۔ میں نے پوچھا ''میں مسواک آپؐ کے لئے اپنے دانتوں سے چبا کر نرم کر دوں؟'' آپؐ نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسواک پکڑی اور اس کو اپنے دانتوں میں خوب چبا کر آپؐ کے لئے بالکل نرم ملائم کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے دانتوں پر اچھی طرح پھیرا۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ووفاتہ حدیث نمبر 4084)

28 مئی 2010ء سانحہ لاہور میں راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے

میرے بھائی مکرم مرزا اعجاز احمد بیگ صاحب کی یاد میں

ط۔ بیگ

ہم اللہ کے فضل وکرم سے آٹھ بہن بھائی ہیں۔اکتوبر 1971ء میں میرے بھائی کی ولادت ہوئی یہ چار بہنوں کے بعد پیدا ہوا۔اس کا نام مرزا اعجاز احمد بیگ رکھا گیا۔

پیدائش کے وقت میرا بھائی مرزا اعجاز احمد بیگ ماشاءاللہ خوبصورت اور صحت مند تھا۔جلد ہی گھر بھر کا اور پورے خاندان کی آنکھوں کا تارا بن گیا۔ بڑے بھائی مرزا ریاض احمد بیگ کی خوشی کا تو ٹھکانہ ہی نہ تھا۔اللہ تعالیٰ نے 18 سال بعد انہیں بھائی سے نوازا تھا۔ بھائی کی پیدائش کے وقت میری والدہ صاحبہ کی صحت اچھی نہیں تھی وہ دل کے عارضہ میں مبتلا تھیں اور جب بیٹا پیدا ہوا تو پریشان سی ہوگئیں کہ میری صحت تو ٹھیک نہیں اس کو کون پالے گا۔خاکسار طاہرہ بیگ اس وقت نویں کلاس کی طالبہ تھی۔ چونکہ والدہ صاحبہ سے بہت محبت اور رغبت تھی اور وہ بھی مجھے بہت چاہتی تھیں۔چونکہ میں ہر وقت اعجاز کو پیار کرتی رہتی اور گود میں اٹھائے پھرتی تھی۔والدہ صاحبہ کہنے لگیں طاہرہ اسے تم ہی پالوگی۔ والد صاحب کہنے لگے ایسا مت کہو پالنے والی ذات رب کی ہے۔ پھر چھوٹی بہن کی پیدائش کے تین سال بعد والدہ صاحبہ وفات پاگئیں بڑی بہن اپنے شوہر کے ساتھ دوبئی چلی گئیں اور بہنوں بھائی کی تمام تر ذمہ داری میرے ناتواں کندھوں پر آ گئی۔ اس طرح والدہ صاحبہ کی یہ بات درست ثابت ہوئی کہ اعجاز کو تم ہی پالوگی۔اپنے چھوٹے بھائی مرزا اعجاز احمد بیگ شہید کو میں نے پالا اس کی توفیق اللہ تعالیٰ نے مجھے دی۔ میں بھائی کو جنون کی حد تک چاہتی تھی۔اس کی چھوٹی چھوٹی باتیں۔شرارتیں دیکھ کر بہت خوش ہوتی اور سارا دن اس کے چھوٹے موٹے کام کرتی رہتی۔

میری والدہ صاحبہ کا نام رضیہ بیگم تھا اور وہ قادیان میں پیدا ہوئیں بہت نیک اور خدا ترس سادہ طبیعت کی مالک تھیں ہم سب سے بہت پیار کرتی تھیں۔قادیان کے معروف احمدی گھرانے سے وابستہ تھیں۔مرزا اسماعیل بیگ جو کہ حضرت مسیح موعود کے خادم تھے ان کے بھائی مرزا احمد بیگ کی پوتی اور مرزا دین محمد صاحب کی صاحبزادی تھیں۔بچپن قادیان میں گزرا۔قادیان کے سالانہ جلسے بھی دیکھے اور خلیفہ ثانی کی امامت میں نماز پڑھنے کی سعادت بھی پائی۔ ہمارے والد مرزا محمد انور بیگ کا تعلق لنگر وال سے تھا۔لنگر وال کے مرزا دین محمد کے بیٹے حضرت مرزا اکبر بیگ صاحب کے بیٹے تھے۔ حضرت مرزا اکبر بیگ صاحب ہمارے دادا تھے۔انہوں نے گیارہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔ یوں ہمارے والد صاحب پیدائشی احمدی ہوئے والد صاحب کو احمدیت سے بہت لگاؤ تھا اپنے بچوں کو ہمیشہ احمدیت پر کاربند رہنے کی تلقین کرتے۔خود ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کے لئے تیار رہتے۔ بڑے نڈر اور بے خوف تھے۔ دونوں بھائیوں نے بہادری اور بے خوفی اپنے والد سے ورثہ میں پائی۔ ہر وقت دعوت الی اللہ کے لئے تیار رہتے تھے۔لاہور کے حالات اکثر و بیشتر احمدیوں کے حق میں بہتر نہیں رہتے تھے۔مگر والد صاحب نہ کبھی گھبرائے اور نہ ڈرے بلکہ لوگوں کو گھر بلا کر دعوت الی اللہ کرتے تھے۔

دونوں بیٹوں میں بھی یہ خوبیاں بدرجہ اتم موجود تھیں۔بچپن میں والد صاحب کے ساتھ باقاعدہ بیت الذکر میں نماز کی ادائیگی کے لئے جاتے تھے اور یہ عادت آخر وقت تک قائم رہی۔ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے۔جب قادیان جانے کے لئے پاکستان بھر سے احمدی یہاں آتے تو ان کی بھرپور طریقہ سے مدد کرتے یہاں تک کہ ان کا سامان اٹھا کر جہاں تک ہوتا ساتھ چلتے۔ مرزا اعجاز احمد بیگ صاحب کی آواز بہت اچھی تھی۔درثمین کی نظمیں بڑی خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔نداء دینے کا شوق بچپن سے تھا۔بہت اچھی نداء دیتے تھے۔ بہت سادہ دل اور محبت کرنے والے انسان تھے۔اعجاز احمد کی شادی خانہ آبادی لاہور کے انتہائی شریف سادہ اور معزز گھرانے میں ہوئی۔ ہماری بھابھی امۃ المتین صاحبہ اپنے شوہر پر جان چھڑکتیں اور ہر قسم کے حالات میں ان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہوتیں۔اللہ تعالیٰ نے انہیں دو چاند سے بیٹے عطا فرمائے۔جن کی عمریں بالترتیب نو سال اور ساڑھے سات سال ہیں۔ ابتسام احمد بیگ اور فراز احمد بیگ دونوں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وقف نو میں شامل ہیں۔مرزا اعجاز احمد بیگ کچھ عرصہ سے صاحب فراش تھے اور فکر معاش کے ستائے ہوئے بھی تھے۔اس کے باوجود کبھی مایوسی اور ناامیدی کی بات نہیں کی۔ کھانے میں مونگ کی دال۔ زردہ اور آم بہت پسند کرتے تھے۔ جب بھی میرے گھر آتے میرے شوہر خصوصی تاکید کے ساتھ ان کی پسند کا کھانا بنواتے۔سب بہنوں کے شوہروں کا احترام کرتے اور ہمارے بچوں کو بے انتہا پیار کرتے ان کو تحفے تحائف لاکر دینا ان کی پسند کی چیزیں لاکر دینا اور پھر ان کو خوش دیکھ کر ان سے بھی زیادہ خوش ہوتے۔مجھے اکثر کہتے کہا ہوا جو ریاض بھائی اور ابو نہیں ہیں میں تو ہوں مجھے ابو بھی سمجھو اور بھائی بھی اور بیٹا تو میں آپ کا ہوں ہی۔

میرے شوہر کے عارضہ قلب میں مبتلا ہونے پر ان کی طرف سے فکرمندی کا اظہار کرتے اور جب وہ سرکاری ملازمت سے ریٹائرڈ ہوئے تو مجھے کہتے باجی بھائی صاحب ریٹائرڈ ہوگئے۔ ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں کرایہ کا مکان ہے تنگی ترشی تو ہوگی۔ یہاں میرے پاس لاہور آجائیں مل کر رہیں گے۔میں اس کی اس بات پر ہنس کر کہتی بیٹا ہماری بات چھوڑو اپنی بیوی بچوں کی فکر کرو۔ یہی اظہار میرے شوہر بھی کرتے۔ میں جانتی تھی کہ بہنوں کے لئے خصوصاً میرے لئے کچھ کرنے کے جو خواب ادھورے رہ گئے وہ اس کی زبان پر آکر لفظ بن جاتے تھے ورنہ ہم سب بہنیں تو اپنے اپنے گھروں میں شاد و آباد تھیں۔نشیب و فراز تو زندگی کا خاصہ ہے۔

میرا اتفاقاً لاہور جانے کا پروگرام بنا جونہی میں اس کے گھر پہنچی اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ اپنے بچوں کو بار بار کہتا رہا بیٹے یہ تمہاری دادی جان ہیں۔انہوں نے میری پرورش کی اور بے انتہا محبت، شفقت سے نوازا۔میری نگاہوں میں اس کا بچپن یوں گھوم گیا۔ جیسے کل ہی کی بات ہو۔اس سانحہ عظیم سے کچھ ہی دن پہلے میں دوبارہ لاہور گئی۔ مجھے دیکھ کر اس کا چہرہ چاند کی طرح کھل اٹھا۔ پھر میرے قدموں میں بیٹھ کر رونے لگا۔ پہلے تو اس نے کبھی ایسا نہیں کیا میں پریشان ہوگئی۔ بس ایک ہی بات دہراتا تھا۔باجی آپ میری ماں ہو مجھ سے اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو معاف کردیں۔ روتے روتے ہچکی بندھ گئی میں نے اسے بہت پیار کیا خود میری آنکھوں میں آنسو رواں تھے۔ میں نے کہا کیا پاگل ہوگئے ہو۔ جب کوئی بات کوئی شکایت ہے ہی نہیں تو تم ایسی باتیں کیوں کررہے ہو تمہاری بیوی بچے پریشان ہورہے ہیں۔لیکن جب تک میں نے یہ نہیں کہا کہ اچھا بابا تمہاری سب کردہ ناکردہ غلطیوں کوتاہیوں کو معاف کیا اب خوش تو وہ چپ نہیں ہوا۔اس کا یہ رویہ میری سمجھ سے بالاتر تھا۔

کاش مجھے علم ہوتا کہ آنے والے دنوں میں کیا قیامت آنے والی ہے۔ مجھے تو بس یوں لگا تھا جیسے ماضی کا ننھا منا اعجاز کسی خوف سے گھبرا کر میری گود میں چھپ کر رو رہا ہے۔میرے پیار کرنے پر ابھی گود سے اترے گا اور پھر سے کھیلنے لگ جائے گا۔

سب کہتے ہیں آپ کا بھائی راہ مولیٰ میں قربان ہوگیا۔امر ہوگیا میں کہتی ہوں مت کہو ایسے وہ زندہ ہے۔میں اسے محسوس کرتی ہوں اپنے اردگرد اس کے لمس کی گرمی سے میری گود مہکتی ہے۔اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بچوں کو والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔آمین

میں اس کی کمی ہمیشہ محسوس کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی۔

پسندیدہ مال کا خرچ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بیرحا نامی تھا۔ جو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بہت پسند تھا اور مسجد نبوی کے بالکل سامنے اور آبادی کے قریب تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم اس باغ میں جاتے اور اس کا میٹھا اور عمدہ پانی پیتے۔جب یہ آیت نازل ہوئی: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ ....(آل عمران:93) کہ جب تک تم اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ نہیں کرتے کامل نیکی کو نہیں پاسکتے۔تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپؐ پر اس مضمون کی آیت نازل ہوئی ہے اور میری سب سے پیاری جائیداد بیرحا کا باغ ہے۔ میں اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ میری اس نیکی کو قبول فرمائے گا اور میرے آخرت کے ذخیرہ میں اسے شامل فرمائے گا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واہ واہ! بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ مال ہے اور بڑا نفع مند سودا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر باب لن تنالوا البر)

یہ قربانی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے تقویٰ کی منہ بولتی مثال ہے جو آپ کے دل سے پھوٹی۔

میری امی جان۔مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ

ا۔م

سورۃ الضحیٰ آیت 12 کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں

تحدیث نعمت دوطرح ہوتی ہے۔ایک اس طرح کہ انسان علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرے اوراس کے پیہم فضلوں کو دیکھ کر سجدات شکر بجالائے اور زبان کواس کی حمد سے تر رکھے۔دوسرا طریق تحدیث نعمت کا یہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کیا جائے اورانہیں بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا فضل کیا۔ (تفسیر کبیر جلدنہم ص110,109)

اورخدا کے احسانات میں سے ایک بہت ہی پیارا احسان احمدیت اورنیک والدین ہیں۔جن کا کچھ ذکر خیر تحدیث نعمت کے طور پر مقصود ہے

میری پیاری امی جان آمنہ بیگم بنت مہراللہ کے دادا جان محمد بخش چوہان' سورج۔چاند گرہن' کا نشان دیکھ کرسلسلہ میں داخل ہوئے۔جو 1857ء میں دہلی سے ہجرت کر کے پنجاب آ گئے تھے۔

امی جان کے دادا جان محمد بخش چوہان' ان کی اہلیہ اورتینوں بیٹوں کوزیارت حضرت مسیح موعود کا شرف حاصل ہوا۔ہمارے نانا جان مہراللہ صاحب تین بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔نہایت نیک' تہجد گزار' دعا گوانسان تھے۔رات کے دو بجے اپنا بستر لپیٹ دیا کرتے تھے۔تہجد کے بعد جائے نماز پر ہی فجر کا انتظار کرتے اور نماز باجماعت پڑھ کر ہی اٹھتے۔اورظہر کی نماز کے لئے بھی دس گیارہ بجے سے ہی نماز کے انتظار میں جائے نماز پر بیٹھ جاتے۔ایک دن اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے جب خاکسار نے پوچھا 'میاں جی ! آپ احمدی کب ہوئے تھے؟' تو آپ نے بتایا میرے اباجان فارسی کے عالم تھے میری عمرسات سال تھی میں سو رہا تھا مجھے جگا کر کہا مہراللہ اٹھو چاندگرہن ہوا ہے اب کہیں نا کہیں سے امام مہدی کی آواز آجانی ہے۔'

بعض لوگ نانا جان کا نیک نمونہ دیکھ کراحمدی ہوئے۔ایک دفعہ ربوہ میں حضرت چھوٹی آپا کے ساتھ میٹنگ تھی۔وہاں ایک معزز احمدی خاتون فیصل آباد سے آئی ہوئی تھیں انھوں نے خاکسار کو بتایا''میرے میاں آپ کے نانا جان کا نیک نمونہ دیکھ کراحمدی ہوئے''۔

نانا جان ریلوے میں انسپکٹر تھے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی محکمے والے صرف آپ کی نیک نامی کی وجہ سے آپ کوسروس کا موقع دے دیتے تھے۔

وفات سے چند ماہ قبل ہی وفات کے بارے میں خواب آ گئی تھی۔خاکسار کے بڑے بھائی جان آئے ہوئے تھےانھیں بتایا کہ خالد مجھے خواب آئی ہے اب میں نے فوت ہو جانا ہے۔جس پر بھائی نے بھی اپنی خواب سنائی کہ میں نے دیکھا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں اورآپ کی چیزیں بانٹی جا رہی ہیں اورآپ کا جائے نماز مجھے ملا ہے۔یہ سن کر میاں جی اسی وقت اٹھ کر اندر گئے اوراپنا جائے نماز لاکر بھائی جان کو دے دیا۔بالکل ٹھیک ٹھاک تھے۔اپنی چیزیں کچھ بانٹ دیں کچھ بیچ دیں اور چھوٹی بیٹی کے پاس ربوہ چلے گئے۔چند ماہ بعد وہیں وفات پائی۔

بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ان کا وجود ہمارے لئے بہت بابرکت تھا۔بہت دعا گو تھے۔ ان کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ تو چلتے ہوئے زمین بھی نہیں دُکھاتے۔خواب میں دو مرتبہ ......کے دیدار کا شرف حاصل ہوا معانقہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی نیکیوں پرعمل کرنے کی توفیق دے۔آمین۔

میری پیاری امی جان آمنہ بیگم اس پاک اور نیک وجود کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔انھوں نے نیک نمونہ تمام کا تمام اپنے نیک والد سے ورثہ میں لیا تھا۔نہایت صابر اور دعا گو خاتون تھیں۔ قادیان کی تعلیم یافتہ تھیں۔ایک مرتبہ خاکسار نے اپنی نانی جان سے پوچھا آپ لوگ قادیان کب آئے تو انھوں نے بتایا کہ جب بڑوں نے دیکھا کہ قادیان میں لوگ لڑکیوں کوسکول میں پڑھا رہے ہیں تو گاؤں چھوڑ کرقادیان آ کر رہنے لگے اوربچوں کوسکول میں داخل کروادیا۔

میری امی جان نے پرائمری قادیان کے گرلز سکول سے پاس کی۔پڑھائی کا اتنا شوق تھا کہ شادی کے بعد چھٹی کلاس میں سکول میں داخل ہو گئیں۔مگر پھر بچوں کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکیں۔قرآن کریم سے بہت پیار تھا بتایا کرتی تھیں کہ جب میں نے قادیان میں پانچ پارے ترجمہ کے ساتھ پڑھ لیے تو پھر آ گے خود ہی پڑھنے لگ گئی۔حضرت مصلح موعود کے درس قرآن کریم کا ذکر کیا کرتی تھیں۔بتاتی تھیں کہ حضرت مصلح موعود کے قریب حضرت اماں جان تشریف فرما ہوتیں اور حضرت مصلح موعود کی بیگمات چبوترے پرتشریف رکھتیں اوران مقدس وجودوں کا ذکر نہایت محبت سے کرتیں یہ بیان کرتے ہوئے ان کے چہرے سے بہت پیار چھلک رہا ہوتا۔ ہم سب بہن بھائیوں نے قرآن کریم امی جان سے پڑھا۔بتایا کرتی تھیں کہ قادیان میں حضرت اماں جان ہمارے گھرتشریف لاتیں میری دادی اماں چرخہ کات رہی ہوتیں تو ان سے کہتیں اٹھو میں چرخہ کاتتی ہوں۔

امی جان قادیان سے بیاہ کر ہمارے ددھیال گاؤں گل منج آئیں۔اپنے والدین کی بہت سعادت مند بیٹی تھیں۔امی جان کورخصت کر کے نانا جان کو بخار ہو گیا۔ڈولی میں بیاہ کر گئی تھیں۔جب گاؤں پہنچے تو کہاروں نے کہا''کوئی نیک روح آئی ہے''۔

امی جان خدا کےفضل سے سب کام خود کر لیتی تھیں۔کھانا بہترین پکاتیں' تندور میں روٹی لگانا' آزار بند بنانا' سویٹر بنانا' سلائی' کڑھائی بہت اچھی کرتی تھیں؛ گاؤں کی عورتیں سیکھنے آتیں۔میرے بھائی جب کالج گئے تو ان کی پینٹ' یونیفارم خود سی کر دیں۔ہمارے اباجی کہتے تھے کہ شادی کے بعد میں نے ہمیشہ آپ کی امی کے سلے ہوئے کپڑے پہنے ہیں۔گھر میں ایسی چیزیں رکھی ہوئی تھیں جو بوقت ضرورت ہمسائیوں کو دے سکیں۔مثلاً چکی' سرمہ پیسنے والا چھٹو' چرخہ اور بہت سی چیزیں ہمسائیاں لے کر استعمال کرتی تھیں۔

خوشبو بہت پسند تھی ہمارے والد صاحب عموماً ان کے لئے خوشبو کا تحفہ لاتے خود کہا کرتی تھیں مجھےخوشبو سے عشق ہے۔نمازوں کی پابندی کے علاوہ تہجد گزار اور اشراق بھی باقاعدہ پڑھتے دیکھتے تھے۔اجلاسوں میں شامل ہوتیں چندہ باقاعدہ دیتیں۔ایک مرتبہ جب مرکز سے لجنہ بیرکس کے لیے چندہ کی تحریک ہوئی اس میں امی جان نے بھی دل کھول کر حصہ لیا۔

بچے چھوٹے تھے اوربستر میں پیشاب کر دیتے ،تو گیلی جگہ پر خود ہو جاتیں۔نماز کیلئے کپڑے الگ رکھے ہوتے تھے۔بچوں کےامتحان ہوتے تو تمام وقت دعاؤں میں گزارتیں صدقہ اور نوافل ادا کرتیں۔ادعیۃ الرسولؐ ادعیۃ الفرقان کی ساری دعائیں ازبر تھیں۔ان کی وفات پر ہماری صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ ان کوساری دعائیں یاد تھیں۔سورۃ یٰسین تو انھوں نے اس وقت یاد کی جب خاکسار میٹرک میں تھی۔گھر کے کام کے دوران دعائیں کرتی رہتیں۔میرے منجھلے بھائی کہتے ہیں کہ ہم نے امی جان کی گود میں بہت کثرت سے قرآن اور دعائیں سنی ہوئی ہیں۔

ایک مرتبہ کچن میں کام کر رہی تھیں خاکسار نے دیکھا تو دعائیں پڑھتے ہوئے آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔خاکسار نے پوچھا امی جان آپ رو رہی ہیں تو کہنے لگیں نہیں! میں تو دعا کر رہی تھی۔ 'دست درکار و دل بایار' کی مجسم تصویر۔ ہمارے والد صاحب جب کہنا فلاں کام کیلئے جانا ہے دعا کرنا اوراستخارہ کر کے بتانا۔اورامی جان عموماً ایک ہی رات میں استخارہ کر کے بتا دیا کرتی تھیں۔کسی بھی قسم کا معاملہ ہوتا ہمیشہ دعا پر ہی زور دیتیں۔

ایک مرتبہ ایک ہمسائی کے طلائی کانٹے گم ہو گئے۔اس نے ہمارے دو چھوٹے بھائیوں پرشک کیا۔ امی جان کہتی تھیں میں نے دعا کرنی شروع کی۔تو خواب آئی کہ کوئی شخص کہتا ہے نہ تو تمہارے بچوں نے کانٹے چوری کئے ہیں نہ اس عورت کے بچوں نے چوری کئے ہیں تو میں پوچھتی ہوں پھر کذاب کون ہے؟اس پر آٹھ دس سال کی بچی دکھائی گئی جو اس عورت نے گھر میں رکھی ہوئی تھی۔بعد میں اسی لڑکی سے کانٹے مل گئے۔

ایک مرتبہ جب وہ سسرال میں اکیلی ہوتی تھیں ،تو شام کے وقت گیلے گوبر گھر میں گرنے شروع ہو جاتے۔آپ نے برادری والوں سے پوچھا تو انھوں نے کہا شام کو جن یہاں سے گزرتے ہیں وہ پھینکتے ہیں۔انھوں نے کہا یہ جن کوئی نہیں۔کہتی تھیں پھر میں نے دعا کرنی شروع کی''اے خدا تو بتادے یہ کون لوگ ہیں،اوران کو ظاہر کردے''۔ تو برادری والے خود ہی کہنے لگے چلو چاچی، جانے دو آج تو فلاں نے پھینکے ہیں، اورفلاں دن فلاں نے پھینکے تھے۔خدا تعالیٰ نے خود ہی ان کے منہ سے اگلوا دیا۔

اللہ مغفرت فرمائے میری امی جان، بہت امانتدار تھیں۔ایک مرتبہ برادری کی ایک غیراز جماعت خاتون ہمارے گھر آئی۔وہ شائد اپنے گھر والوں سے کچھ ناراض تھی اوراس کے ساتھ اس کے زیورات تھے،جن کا امی جان کوکچھ علم نہیں تھا۔اس نے امی جان کو بتائے بغیر، جاتے ہوئے وہ زیور مویشیوں کا چارہ رکھنے والے کمرے میں چھپا دیا۔ بعد میں امی جان کووہ زیور ملا تو انھوں نے اس کو بلوا کر اسے واپس کیا۔

سروس کے دوران جہاں بھی پوسٹنگ ہوتی اباجی بچوں کوساتھ ہی رکھتے تھے۔جب بڑے بھائی جان نے پانچویں پاس کر لی تو امی جان نے اس خواہش کا اظہار والد صاحب سے کرنا شروع کیا کہ خالد کو چھٹی کلاس میں قادیان داخل کروانا ہے۔پہلے تو اباجی نہیں مانتے تھے۔آخر ایک دن کہنے لگے تم کیوں خالد کوقادیان داخل کروانے پر زور دے رہی ہو تو امی جان کہنے لگیں وہاں کے پڑھے ہوئے بچوں کی تربیت نیک ہوتی ہے، امانت دار ہوتے ہیں۔پھر اپنے زمانے کا ایک واقعہ سنایا۔کہ ایک مرتبہ ایک بچے کو بہت سے پیسے ملے اوراس نے وہ سارے کے سارے پیسے اپنے استاد کو جا کر دے دیئے۔تووالد صاحب کہنے لگے کہ 'وہ تو میں ہی تھا'۔پھر بتایا کہ وہ چالیس روپے تھے اورکسی استاد کی غالباً پورے مہینے کی تنخواہ تھی۔

امی جان کہتی ہیں میں دعا کرتی رہی۔خواب دیکھی کہ نہر کے کنارے پر حضرت مسیح موعود کھڑے ہیں

اورفرماتے ہیں خالد کو چھٹی کلاس میں قادیان داخل کروانا ہے۔ آخر خدا تعالیٰ نے نامناسب حالات کے باوجود بھائی جان کے لئے قادیان میں داخلے کا بندوبست کر دیا۔ اور میری والدہ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔

بتاتی تھیں کہ تمہارے بڑے بھائی جان جب چھوٹے تھے تو ان سے پوری الفضل سنتی تھیں، جب وہ کہتے کہ میرا منہ تھک گیا ہے تو پھر بس کر دیتی، بڑے بھائی جان کے بارے میں بتاتی تھیں کہ جب چار سال کے ہوئے تو میں نے اسے یسرنا القرآن شروع کروایا جو چھ ماہ میں اس نے مکمل کر لیا اور اگلے چھ ماہ میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا۔

امی جان بہت صبر والی تھیں ہمارے دادا جان کی بہت خدمت کی۔ وہ بھی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے۔ ہمیشہ یہی دعا دیتے ''آمنہ! اللہ کرے تم سات بیٹوں کے منہ دھوؤ''۔ جب ان کی وفات قریب تھی اور سانس اکھڑی تو امی جان کہتی تھیں مجھے علم نہیں تھا میری عمر بھی چھوٹی تھی ہمسائی نے کہا کہ ان کو غرغرا ہو رہا ہے۔ تو میں نے ان کو کہا میاں جی منہ نیچے کریں آپ کے منہ سے بلغم نکالوں پھر میں نے ان کا گلا صاف کیا اس وقت بھی انھوں نے یہی دعا دی' آمنہ! اللہ کرے تم سات بیٹوں کے منہ دھوؤ'۔ خدا نے ان کے بزرگ سسر کی دعا سنی اور سات بیٹے دیئے۔ دو بیٹے چھوٹی عمر میں وفات پا گئے تھے ان کی وفات کا دکھ بہت صبر سے برداشت کیا۔ رات کے وقت بچے کی نمونیہ سے وفات ہوگئی اباجی نے کہا لوگ سو رہے ہیں' شور نہیں کرنا۔ رات گزری تو صبح لوگوں کو بچے کی وفات کا علم ہوا۔ اباجی نے اتنے صبر پر کہا اللہ اسے نعم البدل دے۔ خدا نے ایسا ہی کیا۔

بچوں کی پڑھائی کا وقت بہت تنگی کا وقت تھا خاص طور پر امی جان کے لئے۔ اباجی بچوں کی فیس کے پیسے دے جاتے تھے اور چونکہ گھر کے خرچ کے لئے پیسے نہیں ہوتے تھے لہٰذا روزانہ ہی قریباً گھر میں چنے کی دال پکتی تھی۔ امی جان نے اچار کے ساتھ بھی روزے رکھے۔ اباجی کا دورہ قریباً ایک ماہ کے قریب ہوتا تھا ایک مرتبہ ایک غیر از جماعت ہمسائے نے کہا کہ بچے چھوٹے ہیں بہت تنگ کرتے ہیں لیکن آپ کی بیوی بہت صبر والی ہے۔ خود فرماتی تھیں خدا نے صبر کا ملکہ خاص مجھے عطا کیا ہے۔ انھی دنوں میں خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ تم ظفر اللہ کی کوٹھی میں رہتی ہو۔

مجھے یاد نہیں کہ کبھی مجھے ناراض ہوئی ہوں۔ بچپن کی ایک بات خواب کی طرح یاد ہے کہ شائد میرے بھائی نے میری کوئی شکایت کی تھی اور امی جان مجھے ناراض ہوئی تھیں اور میں کھڑی رو رہی تھی۔ پھر امی جان فوراً ہی بولیں ''اسے کچھ نہ کہو آج میں نے خواب دیکھی کہ میں اسے ناراض ہوئی ہوں''۔ لیکن بچوں کی پڑھائی کے بارے میں کبھی معاف نہیں کیا۔ شرارتوں سے نہیں ڈانٹتی تھیں۔ جب بچے پڑھ لیتے تو خود انھیں کھیلنے کو کہتیں۔ بلکہ جو بچہ ذرا سست ہوتا دوسرے بچوں سے کہتیں اسے پکڑو۔ بچوں کا بہت حوصلہ بڑھاتیں۔ کہا کرتی تھیں بچوں نے میرے ساتھ ہر کام کیا ہے اگر میں نے چکی پیسی ہے تو بچوں نے میرے ساتھ چکی پیسی۔

ہمارے گھر میں نمازیں با جماعت ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ کسی وجہ سے نہیں ہوئی، میں چھوٹی تھی اور میں نے سمجھا کہ آج نماز کی چھٹی۔ امی جان نے کہا ''کہتی ہے نماز جھوٹ ہو جائے''۔ یہ ایک فقرہ ان کی ناراضگی کا انتہائی اظہار تھا۔ اس سے میں نے سمجھ لیا کہ نماز نہیں چھوڑنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور امی جان کی توجہ سے نمازوں کی باقاعدگی کی توفیق ہوئی۔

بچوں کی تکلیف پر بے چین ہو جایا کرتی تھیں ایک مرتبہ ہم لوگ ٹیکسلا گئے جہاں میرے بھائی ڈاکٹر زبیر رانا کو چوٹ لگ گئی، پتھر ان کے ہاتھ میں گھس گئے۔ امی جان بہت بے چین ہو گئیں۔ بار بار کہتیں' محمد زبیر خان تم نے کم نہیں کی'۔

انھوں نے 1947ء، 1953ء، 1974ء کا پُرآشوب دور دیکھا جو ایک الگ کہانی ہے۔

ایک مرتبہ امی جان منجھلے بھائی جان ڈاکٹر طارق رانا کے ساتھ اسلام آباد گئیں ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مری تشریف فرما تھے۔ خدا نے ملاقات کا بندوبست کر دیا۔ حضور نے حضرت منصورہ بیگم صاحبہ سے فرمایا یہ جو ڈاکٹر زبیر رانا ہیں ان کے والد جو چوہدری صاحب ہیں یہ ان کی بیگم ہیں پھر امی جان سے فرمایا '' آپ نے اپنے بچوں کی تربیت بہت اچھی کی ہے''۔ ہم اکثر امی جان کو چھیڑتے کہ آپ بہت خوش قسمت ہیں حضور نے آپ کو ایسا کہا کبھی ہم بھی آپ جیسے ہو جائیں۔ امی جان خاموشی سے سنتی رہتیں۔

جب بھی کسی وفات شدہ کا ذکر کرتیں تو ہمیشہ دعا کرتیں کہ اللہ مغفرت فرمائے فلاں کی یہ بات ہے، اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ یہی الفاظ اللہ تعالیٰ ان کے لئے قبول فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

جولائی 1980ء میں وفات پائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

ان کی بہت سی یادیں اور باتیں ذہن پر نقش ہیں کچھ مختصر کر کے لکھ دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی خوبیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے اور ہماری نسلوں میں بھی جاری رہیں۔ آمین

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

''شیشہ'' کے انسانی صحت پر خطرناک اثرات

سوال: شیشہ کیا ہے؟

ج: شیشہ سے مراد ایسا حقہ ہے جن میں تمباکو کے ساتھ مختلف فلیورز (Flavours) استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسے عام طور پر شیشہ، ہبل ببل (Hubble bubble) اور نارگائل (Narghile) کہا جاتا ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ یہ حقہ کی موجودہ شکل ہے۔

سوال: اس کی ابتداء کہاں سے ہوئی؟

جواب: چند لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ترکی میں 500 سال قبل استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ جبکہ چند ایک کے مطابق یہ شام اور انڈیا کی ایجاد ہے۔

سوال: فلیورڈ تمباکو سے کیا مراد ہے؟

جواب: شیشہ میں استعمال ہونے والے تمباکو کو فلیورڈ تمباکو کہا جاتا ہے۔ تمباکو کو مختلف پھلوں کے رس میں ڈبویا جاتا ہے۔ ان پھلوں میں سیب، انگور اور سٹرابری زیادہ عام ہیں۔ اس کے بعد اس تمباکو کو شیشہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

سوال: شیشہ کے کتنے حصے ہیں اور ان کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: (شیشہ) حقہ کے ایک بیس (Base) پائپ (Pipe)، پیالہ (Bowl) اور ہوزی (Hose) یا ماؤتھ پیس (Mouthpeice) شامل ہیں۔

سوال: شیشہ کو استعمال کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: شیشہ کو استعمال کرنے کے لئے تمباکو پیالے (Bowl) میں رکھا جاتا ہے۔ جو کہ پائپ کے سرے پر ہوتا ہے۔ پیالے کے اوپر ایلومینیم کی باریک چادر (Aluminium foil) چڑھا دی جاتی ہے اور اس چادر پر کوئلے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ پھر اس چادر میں سوئی کی مدد سے سوراخ کیا جاتا ہے تاکہ اندر موجود تمباکو گرم ہو سکے۔ پھر ہوزی کے ذریعہ سے تمباکو نوشی کی جاتی ہے۔ سانس اندر کھینچنے پر میٹھے خوشبودار چھوٹے چھوٹے ذرات جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ کچھ ذرات نیچے بیس (Base) میں موجود پانی میں بیٹھ جاتے ہیں۔ شیشہ دیگر فلیورز میں بھی دستیاب ہوتا ہے جن میں کوکونٹ، ونیلا اور گلاب شامل ہیں۔

سوال: کیا شیشہ نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے؟

جواب: چند لوگوں کا خیال ہے کہ شیشہ کا استعمال قطعاً نقصان دہ نہیں ہے۔ لیکن ڈاکٹروں کے مطابق کوئی بھی چیز جس میں تمباکو موجود ہو وہ صحت کیلئے مضر ہے۔ کیونکہ تمباکو میں نکوٹین موجود ہوتی ہے۔ اور نکوٹین نشہ آور ہے۔ تمباکو کی اشیاء جسم کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ کیونکہ تمباکو میں زہریلے اور کینسر پیدا کرنے والے کیمیکلز شامل ہوتے ہیں۔

سوال: یہ خیال کیا جاتا ہے کہ شیشہ میں موجود پانی کی وجہ سے ذرات اس میں بیٹھ جاتے ہیں اور انسان کے جسم میں صرف فلیورز داخل ہوتے ہیں جو کہ انسان کے لئے فائدہ مند ہوتے ہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: یہ خیال عام ہے کہ شیشہ یا حقہ میں موجود پانی ایک فلٹر کا کام کرتا ہے۔ یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ دراصل نکوٹین کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ پانی میں حل نہیں ہوتی لہٰذا وہ پانی سے گزرتی ہوئی انسانی جسم تک پہنچ جاتی ہے اور نقصان کا باعث بنتی ہے۔

سوال: کیا شیشہ زیادہ نقصان پیدا کرتا ہے یا سگریٹ نوشی؟

جواب: ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن WHO (World Health Organisation) کی ایک رپورٹ کے مطابق ایک بار شیشہ کے استعمال سے جسم میں داخل ہونے والی نکوٹین تقریباً سگریٹ کی ایک یا ایک سے زیادہ پیکٹوں (ڈبیوں) کے استعمال کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی نکوٹین کے برابر ہے۔ لہٰذا شیشہ انتہائی تباہ کن ہے۔

سوال: شیشہ سے اور کس کس قسم کی بیماریاں پھیلنے کا خطرہ رہتا ہے؟

جواب: شیشہ جسم کے مختلف اعضاء کے کینسر کا باعث بن سکتا ہے اس کے علاوہ اس کا ماؤتھ پیس مختلف لوگ استعمال کرتے ہیں، لہٰذا ٹی۔ بی اور ہیپاٹائٹس جیسی موذی امراض پھیلنے کا خدشہ رہتا ہے۔

آج کل بڑے بڑے شہروں میں اس کے کلب بنے ہوئے ہیں جہاں نوجوان بھاری رقوم خرچ کر کے اس کا نشہ کرتے ہیں ہمارے ملک میں اس کے استعمال پر کوئی قانون لاگو نہیں مزید قابل افسوس یہ کہ اس کے تشہیر کنندگان اسے صحت مند شے کے طور پر کرتے ہیں۔ اور اس کی دلکشی نوجوانوں کو اس کے نشہ میں گرفتار کر لیتی ہے۔ اور نوجوان لڑکے اور لڑکیاں پیسوں کو نشہ کی آگ میں پھینک دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ شیشہ معاشرے میں کئی برائیوں اور بیماریوں کو جنم دے رہا ہے۔

☆......☆......☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ صدر لجنہ حلقہ ٹیپو روڈ چکلالہ راولپنڈی تحریر کرتی ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے دوسرے بیٹے عزیزم ماہر احمد ابن مکرم فواد احمد صاحب نے بعمر پانچ سال دس ماہ میں قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق پائی ہے۔ عزیزم کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت خاکسار نے حاصل کی۔ موصوف مکرم رشید احمد صاحب کارکن دفتر امور عامہ کا نواسہ اور مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب راولپنڈی کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن پاک سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم سید عامر احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ طارق روڈ کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میری بڑی ہمشیرہ مکرمہ افشین مقبول صاحبہ زوجہ مکرم مقبول احمد شاہ صاحب لندن کو دو بیٹوں جاذب احمد اور حارث احمد کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام ھبۃ المالک عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ بچی مکرم سید سرفراز احمد شاہ صاحب کراچی کی نواسی اور مکرم سید محمد سرور شاہ صاحب کراچی کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو والدین اور جماعت کیلئے مفید اور بابرکت وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی محترمہ ڈاکٹر ربقہ انور صاحبہ اہلیہ مکرم میجر چوہدری ہارون احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21 مئی 2011ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام موسیٰ ہارون تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر مبشر احمد صاحب گجرات کا پوتا اور ننھیال کی طرف سے مکرم چودھری غلام نبی علوی صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے، والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور مقبول خدمت دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم مجیب الدین امجد صاحب ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم فہیم الدین وسیم صاحب کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 6/اپریل 2011ء کو محض اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے جو کہ بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام ملاحت فہیم عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس ناصر آباد شرقی ربوہ کی پوتی، مکرم نور الدین صاحب خوشنویس مرحوم سابق ہیڈ کاتب الفضل کی نسل سے اور مکرم ملک منور احمد صاحب آف کراچی کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی عمر دراز دے نیز نیک سیرت خادمہ دین، صالحہ، نیک قسمت، خلافت سے وابستہ رہنے والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم مجلس انصاراللہ محلّہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم رانا فضل احمد صاحب آف چک نمبر 88 ج۔ب ضلع فیصل آباد کے بڑے بیٹے مکرم رانا محمد احسن صاحب اور ان کی بیوی مکرمہ نورین احسن صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20/اپریل 2011ء کو ایک بیٹے صہیب احمد کے بعد پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام نور سحر تجویز ہوا ہے۔ بچی پیدائشی طور پر کافی کمزور ہے اور سانس لینے میں بھی تکلیف محسوس ہو رہی ہے مگر حضور انور کی دعاؤں کے طفیل اب بچی روبصحت ہے یہ بچی رانا محبّ الرحمٰن صاحب سابق زعیم انصاراللہ اور سیکرٹری مال چک نمبر 88 ج۔ب کی نسل سے ہے اسی طرح مکرم رانا محمد اقبال صاحب آف چک نمبر 2TDA ضلع خوشاب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نومولودہ کو والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے صحت مند اور فعال زندگی عطا کرے اور جماعت کیلئے مفید وجود ثابت ہو اور دین ودنیا کی حسنات دے۔ آمین

نکاح

مکرم بشیر احمد طاہر صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا وتعلیم سوئٹزرلینڈ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم مبشر احمد طاہر صاحب مہتمم اطفال الاحمدیہ سوئٹزر لینڈ کے نکاح کا اعلان مکرمہ سفیرہ نصیر صاحبہ بنت مکرم رانا نصیر الدین صاحب راولپنڈی کے ساتھ مبلغ 50 ہزار سوئس فرانک حق مہر پر مورخہ 20 مئی 2011ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے ایوان توحید راولپنڈی میں کیا۔ دلہن مکرم رانا علاؤالدین صاحب کی پوتی، حضرت رانا نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم شریف الدین امینی صاحب درویش قادیان کی نواسی ہیں۔ دلہا مکرم محمد مغل صاحب عرف مغلا کوٹ محمد یار نزد چنیوٹ کے پوتے ہیں۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی قریبی عزیزہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم آف ڈھو ضلع گجرات مورخہ 24 مئی 2011ء کو مختصر علالت کے بعد C.M.H کھاریاں کینٹ میں وفات پا گئیں۔ مورخہ 25 مئی کو موضع ڈھو میں آپ کی نماز جنازہ مکرم کرنل (ر) نعیم احمد صاحب امیر ضلع گجرات نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ بہت سی ممتاز نیک صفات و خصائل کی مالک خاتون تھیں۔ نہایت درجہ ملنساری ہمدردی خلق، مہمان نوازی اور رواداری جیسی خوبیوں کے باعث انہیں اپنے عزیز واقرباء کے علاوہ علاقہ بھر میں غیر از جماعت حلقہ میں بھی ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ نے سوگواران میں پانچ بیٹے، مکرم رفیع الدین صاحب، مکرم سفیر الدین صاحب، مکرم نعیم الدین صاحب جرمنی، مکرم معین الدین صاحب آسٹریلیا اور مکرم کریم الدین صاحب ڈھو، چار بیٹیاں اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کی نیک صفات ان کی نسل میں جاری وساری رکھے۔ آمین

اعلان داخلہ

محمد علی جناح یونیورسٹی نے درجہ ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی بی اے (آنرز) مارکیٹنگ، فنانس، ایچ آر ایم، بینکنگ اینڈ فنانس

بی ایس، کمپیوٹر سائنس، ٹیلی کمیونیکیشن اینڈ سافٹ ویئر انجینئرنگ

اہلیت: انٹرمیڈیٹ کم از کم 45 فیصد نمبروں کے ساتھ/اے لیول

ایم بی اے، مارکیٹنگ، فنانس ایچ آر ایم، بینکنگ اینڈ فنانس

اہلیت: بیچلر کم از کم 45 فیصد نمبروں کے ساتھ یا 2.5 سی جی پی اے کے ساتھ

ایوننگ پروگرام

ایم بی اے: مارکیٹنگ اینڈ فنانس، بینکنگ اینڈ فنانس، فنانس، مارکیٹنگ، ایچ آر ایم اینڈ ایم آئی ایس

ایم ایس: کمپیوٹر سائنس، سافٹ ویئر انجینئرنگ اینڈ نیٹ ورکس اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن

اہلیت: چار سالہ بی ایس متعلقہ فیلڈ میں 2.5 سی جی پی اے کے ساتھ۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 جون 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.jinnah.edu.pk وزٹ کریں۔ فون 0345-43323,0332-8213160.4

(نظارت تعلیم)

EXPRESS کوریئر سروس
کی جانب سے U.K جرمنی۔کینیڈا۔آسٹریلیا۔امریکہ اور دیگر ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے پر
شاندار سروس اور خصوصی پیکج
72 گھنٹے سروس کی بھی سہولت
سامان گھر سے پک کرنے کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
نوٹ: فیصل آباد+سرگودھا+اسلام آباد اور کراچی سے بکنگ جاری ہے۔
فون آفس: 047-6214955,56
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213
نزد سپر برگر اقصیٰ روڈ بشارت مارکیٹ بالمقابل سیشن کورٹ ربوہ

سفوف تالمکھانہ
جریان واحتلام کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد ساہی صاحب ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بعارضہ قلب اور شوگر بیمار ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔آمین

مکرمہ رخسانہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم ملک پرویز احمد صاحب شیزان انٹرنیشنل لاہور کافی عرصہ سے فالج کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔آجکل تکلیف پھر بہت زیادہ ہے۔فالج کی تکلیف کی وجہ سے بیڈ سور بھی ہو گئے ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم میرے بہنوئی کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کی جملہ تکالیف کو محض اپنے فضل سے دور کرے۔آمین

نیز خاکسارہ کا بھتیجا بابر تیمور ابن مکرم چوہدری محمد موسیٰ صاحب (سیکو ٹیلرز) کا ایک چھوٹا سا آپریشن امریکہ کے ایک ہسپتال میں ہوا تھا مگر غلطی سے ٹانگ کی ایک باریک نس کٹ گئی جس کی وجہ سے عزیزم چلنے پھرنے سے فی الحال معذور ہے۔جون میں دوبارہ آپریشن متوقع ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے عزیزم کا آپریشن کامیاب کرے اور اسے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

مکرم منور احمد صاحب بشیر آباد ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میری بھتیجی عزیزہ امۃ المصور واقفہ نو بنت مکرم مدثر احمد صاحب بعمر 4 سال کا گردے میں پتھری کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد افضل صاحب کارکن مدرسۃ الحفظ کے والد مکرم شاہ زمان صاحب طاہر آباد ربوہ بعض عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

جسٹس جاوید اقبال کی سربراہی میں 5 رکنی تحقیقاتی کمیشن قائم

وزیراعظم گیلانی نے ایبٹ آباد میں امریکی آپریشن اور اسامہ بن لادن کی ہلاکت کے واقعہ کی تحقیقات کیلئے 5 رکنی کمیشن قائم کردیا۔سپریم کورٹ کے سینئر جج جسٹس جاوید اقبال کمیشن کے سربراہ ہوں گے۔کمیشن ایبٹ آباد میں 2 مئی کے واقعہ کی جامع تحقیقات کرے گا اور رپورٹ وفاقی حکومت کو پیش کرے گا۔وزیراعظم نے تمام اتحادیوں سے مشاورت کے بعد پارلیمنٹ کی متفقہ قرارداد کے مطابق کمیشن قائم کیا ہے۔

پٹرول، ڈیزل اور مٹی کے تیل کی قیمت میں کمی

اوگرا نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کا نوٹیفکیشن جاری کردیا۔جس کے مطابق پٹرول کی قیمت میں 1.70 روپے، ڈیزل 3.20 اور مٹی کے تیل کی قیمت میں 5.05 روپے فی لیٹر کمی کردی گئی ہے۔قیمتوں میں اس کمی کے اعلان کے بعد پٹرول کی نئی قیمت 86 روپے 71 پیسے، ہائی سپیڈ ڈیزل کی 94 روپے 11 پیسے اور مٹی کے تیل کی نئی قیمت 84 روپے 65 پیسے ہوگئی ہے۔

مالی خسارہ بڑھ گیا، رواں سال مہنگائی کی شرح 14 فیصد تک پہنچ گئی

رواں مالی سال اقتصادی ترقی کی شرح 2.4 فیصد رہی، جولائی سے اپریل 10 ماہ میں 11 کھرب 55 ارب روپے کا ٹیکس وصول ہوا۔مہنگائی کی شرح 14 فیصد تک پہنچ گئی۔جبکہ مالیاتی خسارہ بڑھ گیا ہے۔ذرائع کے مطابق مالی سال 11-2010 کیلئے تیار کردہ اقتصادی سروے کے مطابق رواں مالی سال اقتصادی ترقی کی شرح کا ہدف 4.5 فیصد رکھا گیا تھا تاہم شرح 2.4 فیصد رہی۔

کوئٹہ، ایف سی کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ، 2 اہلکار جاں بحق

کوئٹہ میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کے نتیجے میں فرنٹیئر کور بلوچستان کے 2 اہلکار جاں بحق اور 4 زخمی ہو گئے جبکہ وڈھ میں نیٹو کے 2 کنٹینروں کو جلا دیا گیا۔

سیاچن پر پاک بھارت مذاکرات بغیر نتیجہ ختم، بات چیت جاری رکھنے پر اتفاق

پاکستان اور بھارت کے مابین سیاچن گلیشیئر پر نئی دہلی میں ہونے والے مذاکرات بغیر کسی پیشرفت کے ختم ہو گئے۔ مذاکرات کے اختتام پر جاری اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ فریقین کے مابین تنازع کے حل کیلئے نتیجہ خیز اور بامعنی مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھنے پر اتفاق کیا گیا ہے۔ مذاکرات کا آئندہ دور اسلام آباد میں ہوگا جس کی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

ایل پی جی 3 جون سے 11 روپے فی کلو سستی

ایل پی جی کی قیمتوں میں 3 جون سے 11 روپے فی کلو کمی کردی گئی ہے۔نئی قیمتوں کے مطابق لاہور، گوجرانوالہ، ڈیرہ غازی خان، جھنگ ملتان، رحیم یار خان اور بہاولپور میں 95 سے کم ہو کر 84 روپے کلو۔سیالکوٹ ، فیصل آباد اور سرگودھا 100 سے کم ہو کر 89 روپے۔ مری ، اسلام آباد میں 120 سے کم ہو کر 109 روپے۔ باغ ،مظفر آباد، فاٹا ،آزاد کشمیر 130 سے کم ہو کر 119 روپے۔کراچی میں 92 سے 81 روپے جبکہ پشاور میں 105 سے 94 روپے فی کلو ہو جائے گی۔

پی سی بی نے شاہد آفریدی کا سینٹرل کنٹریکٹ اور تمام این او سی منسوخ کر دیئے

پاکستان کرکٹ بورڈ نے شاہد آفریدی کی ریٹائرمنٹ کے اچانک اور غیر متوقع فیصلے اور میڈیا میں غیر ذمہ دارانہ بیانات پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ان کے سینٹرل کنٹریک اور تمام این او سی منسوخ کر دیئے۔اب سابق کپتان کاؤنٹی و لیگ کرکٹ بھی نہیں کھیل سکتے ، ضابطہ اخلاق کی دوشقوں کی خلاف ورزی پر شوکاز نوٹس جاری کر دیئے ہیں اور 7 دن میں جواب طلب کرلیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 2 جون

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:11

بادی بواسیر کیلئے
تریاق بواسیر
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو......
ہولزمک ہومیوپیتھی سے شفا ممکن ہے۔علاج/تعلیم کیلئے
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
0334-6372030
047-6214226

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

مردانہ، زنانہ اور بچگانہ پیچیدہ اور پرانی امراض کی علاج گاہ
F.B CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
Tariq Market Rabwah
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے
PH:0300-7705078

FD-10